سوال

(626)سالگرہ منانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا سالگرہ یا برتھ ڈے منانا جائز ہے؟ اور کیا ایسے پروگرامز میں شرکت درست ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کتاب وسنت کے شرعی دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ سالگرہ منانا بدعت ہے، جو دین میں نیا کام ایجاد کر لیا گیا ہے شریعت اسلامیہ میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، اور نہ ہی اس طرح کی دعوت قبول کرنی جائز ہے، کیونکہ اس میں شریک ہونا اور دعوت قبول کرنا بدعت کی تائید اور اسے ابھارنے کا باعث ہوگا

ارشاد باری تعالی ہے :

أم لهم شركاء شرعوا لهم من الدين ما لم يأذن به الله۔ (الشوری : 21)

کیا ان لوگوں نے (اللہ کے) ایسے شریک مقرر کر رکھے ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد باری تعالی ہے :

ثم جعلناك على شريعة من الأمر فاتبعها ولا تتبع أهواء الذين لا يعلمون . إنهم لن يغنوا عنك من الله شيئاً وإن الظالمين بعضهم أولياء بعض والله ولي المتقين۔ (الجاثیة : 18–19)

پھر ہم نے آپ کو دین کی راہ پر قائم کر دیا سو آپ اسی پر لگے رہیں اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کریں، یہ لوگ ہر گز اللہ کے سامنے آپ کے کچھ کام نہیں آ سکتے کیونکہ ظالم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں اور اللہ تعالی پرہیزگاروں کا کارساز ہے۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اتبعوا ما أنزل إليكم من ربكم ولا تتبعوا من دونه أولياء قليلاً ما تذكرون۔ (الاعراف : 3)

اللہ تعالی کی جانب سے جو تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو، اوراللہ کو چھوڑ کر من گھڑت سرپرستوں کی پیروی مت کرو، تم لوگ بہت ہی کم نصیحت پکڑتے ہو۔

اور صحیح حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

''من عمل عملاً لیس علیه أمرنا فهو رد'' (مسلم)

جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

اورایک دوسری حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

''خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الهدي هدي محمد صلی اللہ علیہ وسلم ، وشر الأمور محدثاتها وكل بدعة ضلالة''

سب سے بہتر بات اللہ کی کتاب ہے، اور سب سے بہتر راہنمائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، اور سب سے برے امور بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اس موضوع کی متعدد احادیث نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں

پھر ان تقریبات کا بدعت اور برائی ہونے کے ساتھ ساتھ شریعت اسلامیہ میں کوئی اصل بھی نہیں ہے، بلکہ یہ تو یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت ہے، کیونکہ یہ تقریبات وہی مناتے ہیں

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ان کے طریقہ اور راہ پر چلنے سے اجتناب کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

"لتتبعن سنة من كان قبلكم حذو القذة بالقذة حتى لو دخلوا جحر ضب لدخلتموه : قالوا یا رسول الله : اليهود والنصارى ؟ .. قال : فمن) أخرجاه في الصحيحين . ومعنى قوله "فمن" أي هم المعنيون بهذا الكلام وقال صلی اللہ علیہ وسلم : "من تشبه بقوم فهو منهم " (بخاری، مسلم)

''تم لوگ ضرور اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی اور اتباع کروگے بالکل اسی طرح جس طرح جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے، حتی کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ اور بل میں داخل ہوئے تو تم میں اس میں داخل ہونے کی کوشش کروگے صحابہ کرام رض نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اور کون " اور کون ؟ کا معنیٰ یہ ہے کہ اس کلام سے مراد اور کون ہوسکتے ہیں۔

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے "

[فتاوی اسلامیۃ : 115/1]

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث